کرسیاں ان کے نیچے سے کھسکنے لگیں۔ اخلاص سے ''بسم اللہ'' کرنے کی دیر ہے، ان شاءاللہ غیور مسلمان جوق در جوق آگے بڑھیں گے۔ ورنہ دیکھیں وطن عزیز کی صورت حال کتنی دگرگوں ہے:

جنوبی وزیرستان میں سکیورٹی اہلکاروں پر حملہ......

لاہور میں پولیس آفیسروں پر حملہ......

کوئٹہ میں بم ناکارہ بناتے ہوئے ماہرین کی ہلاکت......

پشاور اور مہمند ایجنسی میں دہشت گردی......

سیہون میں لعل شہباز قلندر کی قبر پر بڑا حملہ......

ڈیرہ اسماعیل خان میں پولیس وین پر فائرنگ......

چارسدہ میں کچہری کے باہر دہشت گردی......

ان دہشت گردانہ واقعات کے تدارک کی خاطر ''نیشنل ایکشن پلان'' مرتب کیا گیا۔ سکیورٹی کیمرے نصب کیے گئے۔ گرفتاریاں کی گئیں۔ پھانسیاں دی گئیں۔ فوجی عدالتوں کی مدت میں توسیع کی گئی۔ پاکستان دشمن پڑوسی ممالک کے ایجنٹوں پر نظر رکھنے کا حکم دیا گیا۔ بھارتی حاضر سروس جاسوس کلبھوشن یادیو کو گرفتار کیا گیا۔ لیکن دہشت گردی کی لہر میں اتار چڑھاؤ آتا رہا۔ یہ عفریت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔

اسیرانِ جمہوریت کو کون سمجھائے کہ دہشت گردی کی بنیادی وجہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اساس

''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ''

سے پہلو تہی کی سزائے الٰہی ہے۔ قوم کلمہ طیبہ کے ساتھ بے وفائی کو مختلف اشکال میں دیکھ رہی ہے:

''سب سے پہلے پاکستان'' کے نام سے مسلمان پڑوسیوں کے خلاف اسلام دشمن طاقتوں کی حمایت......

''روشن خیالی'' کے نام سے سیکولرازم کا فروغ اور اسلامی اقدار کی حوصلہ شکنی......

بعض سرکاری اہلکاروں کی طرف سے توہین رسالت کی سزا میں نرمی یا تعطل کی کوششیں......

ریمنڈ ڈیوس جیسے امریکی جاسوس قاتل کی سرکاری خرچ پر رہائی......

توہین رسالت ایکٹ کو ''کالا قانون'' کہنے والے کی حمایت میں حوالدار ممتاز حسین قادری کی پھانسی......

پنجاب اسمبلی میں ''تحفظ حقوقِ نسواں'' کے نام سے اسلام مخالف وانسانیت سوز بل کی منظوری......